سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل و کرامات کا اولین مستند مجموعہ

قلائد الجواہر

فی مناقب

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

تصنیف

علامہ محمد بن یحیی تاذفی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

علامہ محمد عبدالستار قادری

کرماں والا بک شاپ

دوکان نمبر ۲- دربار مارکیٹ لاہور

Voice: 0423-7249515

بفیضان کرم

حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت کرماں والے

آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ

شمیم باغ ولایت

- حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

منظر بدر طریقت

- حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ



دامت برکاتہم العالیہ زیر سرپرستی

حضرت پیر سید صمصام شاہ بخاری مدظلہ العالی

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

دامت برکاتہم العالیہ زیر سرپرستی

حضرت پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

الحاج صوفی برکت علی رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام

سمیع اللہ برکت

زیر ادارت

حاجی پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

اشاعت 21 دسمبر 2009

قیمت -/200 روپے

کے دن گننے لگے یہاں تک کہ ہفتہ کے اخیر دن میں اس کا انتقال ہو گیا۔ ابنِ سحل کہتے ہیں کہ میں اس کے جنازے کی نماز میں شریک ہوا تھا مجھے آپ کی اس پیشین گوئی سے جو آپ نے اس کے انتقال سے پہلے سنا دی تھی نہایت تعجب رہا۔

آپ کی پھوپھی صاحبہ کی دعا سے پانی برسنا

شیخ ابوالعباس احمد ابو صالح مطبقی نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ جیلان میں خشک سالی ہوئی لوگوں نے ہر چند دعائیں مانگیں نمازِ استسقاء بھی پڑھی مگر بارش نہ ہوئی لوگ آپ کی پھوپھی صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے دعائے استسقاء کے خواستگار ہوئے آپ نیک بخت اور صالح بی بی تھیں اور آپ کی کرامات سب پر ظاہر تھیں آپ کی کنیت اُم محمد تھی آپ کا نام عائشہ اور آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ تھا آپ نے لوگوں کے حسب خواہش اپنے دروازے کی چوکھٹ سے باہر ہو کر زمین جھاڑی اور جنابِ باری کی بارگاہ میں عرض کرنے لگیں کہ اے پروردگار! میں نے زمین کو جھاڑ کر صاف کر دیا تو اس پر چھڑکاؤ کر دے آپ کے اس کہنے کو تھوڑی بھی دیر نہیں گزری تھی کہ آسمان سے موسلا دھار پانی گرنے لگا اور یہ لوگ پانی میں بھیگتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس گئے۔

آپ کی راست گوئی کا بیان

شیخ محمد قائد روانی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا اس روز میں نے آپ سے کئی باتیں پوچھیں میں نے آپ سے یہ بھی پوچھا کہ آپ کی عظمت و بزرگی کا دارومدار کس بات پر ہے؟ آپ نے فرمایا: راست گوئی پر میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا حتیٰ کہ جب میں مکتب میں پڑھتا تھا تب بھی کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

آپ کے بغداد تشریف لے جانے کا سبب

پھر آپ نے فرمایا: جب میں اپنے شہر میں صغیر سن تھا تو میں ایک روز عرفہ کے

دن دیہات کی طرف نکلا اور کھیتی کے بیل کے پیچھے ہولیا اس نے میری طرف دیکھا اور کہا: عبد القادر! تم اس لئے پیدا نہیں ہوئے ہو میں گھبرا کر اپنے گھر لوٹ آیا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا اور لوگوں کو میں نے عرفات کے میدان میں کھڑے ہوئے دیکھا پھر میں اپنی والدہ ماجدہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ مجھے خدا کی راہ میں وقف کر دیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت دیں کہ میں وہاں جا کر علم حاصل کروں آپ نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا تو میں نے انہیں یہی واقعہ سنا دیا آپ چشم بگریہ ہوئیں اور 80 دینار جو والد ماجد نے آپ کے پاس چھوڑے تھے میرے پاس لے کر آئیں میں نے ان میں سے چالیس دینار لے لئے اور چالیس دینار اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیئے آپ نے میرے چالیس دینار میری گدڑی میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت دی اور آپ نے مجھے خواہ میں کسی حال میں ہوں راست گوئی کی تاکید کی میں چلا اور آپ باہر تک مجھے رخصت کرنے آئیں اور فرمایا: اے فرزند! میں محض لوجہ اللہ (اللہ کے لئے) تمہیں اپنے پاس سے جدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا منہ قیامت ہی کو دیکھنا نصیب ہوگا۔

آپ کا بغداد رخصت ہونا' راستے میں قافلہ کا لوٹا جانا

پھر میں آپ سے رخصت ہو کر ایک چھوٹے سے قافلہ کے ساتھ جو بغداد جاتا تھا ہولیا جب ہم ہمدان سے گزر کر ایک ایسے مقام میں پہنچے جہاں کیچڑ بکثرت تھی تو ہم پر ساٹھ سوار ٹوٹ پڑے اور انہوں نے قافلہ کو لوٹ لیا اور مجھ سے کسی نے بھی تعرض نہ کیا مگر تھوڑی دور سے ایک شخص میری طرف کو لوٹا۔ کہنے لگا کیوں تیرے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے کہا: ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں اس نے کہا: پھر وہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: میری گدڑی میں میری بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں اس نے جانا میں اس کے ساتھ ہنسی کر رہا ہوں اس لئے وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا اس کے بعد میرے پاس دوسرا شخص آیا اور جو کچھ مجھ سے پہلے شخص نے پوچھا تھا وہی اس نے بھی پوچھا میں نے

جو پہلے شخص کو جواب دیا تھا وہی اس سے بھی کہا اس نے بھی مجھے چھوڑ دیا ان دونوں نے جا کر اپنے سردار کو یہ خبر سنائی تو اس نے کہا: کہ اسے میرے پاس لاؤ وہ آ کر مجھے اس کے پاس لے گئے اس وقت یہ لوگ ایک ٹیلے پر بیٹھے ہوئے قافلہ کا مال آپ میں تقسیم کر رہے تھے ان کے سردار نے مجھ سے پوچھا: کیوں تیرے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس دینار اس نے کہا: کہ وہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: میری بغل کے نیچے گدڑی میں سلے ہوئے ہیں اس نے میری گدڑی کے ادھیڑنے کا حکم دیا تو میری گدڑی ادھیڑی گئی اور اس میں چالیس دینار نکلے اس نے مجھ سے پوچھا کہ تمہیں ان کا اقرار کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا؟ میں نے کہا: میری والدہ ماجدہ نے مجھے راست گوئی کی تاکید کی ہے میں ان سے عہد شکنی نہیں کر سکتا۔

راہزنوں کا سردار میری یہ گفتگو سن کر رونے لگا اور کہنے لگا: کہ تم اپنی والدہ ماجدہ سے عہد شکنی نہیں کر سکتے اور میری عمر گزر گئی کہ میں اس وقت تک اپنے پروردگار سے عہد شکنی کر رہا ہوں پھر اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی پھر اس کے سب ہمراہی اس سے کہنے لگے کہ تو لوٹ مار میں ہم سب کا سردار تھا اب توبہ کرنے میں بھی تو ہمارا سردار ہے ان سب نے بھی میرے ہاتھ پر توبہ کر لی اور سب نے قافلہ کا سارا مال واپس کر دیا یہ پہلا واقعہ تھا کہ لوگوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کر لی۔

آپ کو اپنی ولایت کا حال بچپن سے ہی معلوم ہو جانا

آپ سے کسی نے پوچھا: کہ آپ کو یہ بات کب سے معلوم ہے کہ آپ اولیاء اللہ سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جبکہ میں اپنے شہر میں بارہ برس کے سن میں تھا اور پڑھنے کے لئے مکتب جایا کرتا تھا تو میں اپنے اردگرد فرشتوں کو چلتے دیکھتا تھا اور جب میں مکتب میں پہنچتا تو میں انہیں کہتے سنتا کہ ولی اللہ کو بیٹھنے کی جگہ دو۔

ایک روز میرے پاس سے ایک شخص گزرا جسے میں مطلقاً نہیں جانتا تھا اس نے جب فرشتوں کو یہ کہتے سنا کہ کشادہ ہو جاؤ اور ولی اللہ کے بیٹھنے کے لئے جگہ کر دو تو اس